سلسلہ خطبات جمعہ　　شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حقیقی محبت کے کرشمے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حباللہ (آلایۃ۔سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اور جولوگ ایمان لاتے ہیں ان میں اللہ کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

وعن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اپنے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

مالک وخالق کائنات کے کلام کے یہ حصے اور محبوبؐ کے فرمانِ مبارک کے ذکر میں یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ کوئی بھی مسلمانی کا دعویٰ کرنے والا انسان اس وقت تک مسلمان نہیں بن سکتا جب تک صدق دل سے اللہ اور رسول اللہ علیہ الصلوۃ سے محبت نہ کرے۔ انسانیت کا مقصد تخلیق ہی اپنے خالق کو معبود مان کر اس کی اطاعت وعبادت ہے اب دل کی گہرائیوں سے جس سے عقیدت ومحبت جب تک نہ ہو اس کی مصنوعی یا جبری اطاعت وفرمانبرداری کی کوئی وقعت اور حیثیت نہیں وہی تابعداری اور حکم کی بجاآوری قابل قبول ہے۔ جس کی جڑیں دل کی گہرائیوں تک پہونچ چکی ہوں اور وہاں تک رسائی حاکم وآمر کے ساتھ حقیقی محبت ہوئے بغیر ناممکن ہے۔

محبت کا فطری جذبہ:

محبت وعقیدت کا جذبہ نہ صرف عقلمندوں میں موجود ہے بلکہ غیر ذی عقل حیوانات میں بھی پایا جاتا ہے۔ گائے، بھینس، بکری کے سامنے ایک دن گھاس ڈالنے والے کو یہی بے عقل جانور دیکھتے ہی اس کی طرف لپک اور جھک جاتا ہے۔ یہی کیفیت صرف چرند وپرند کی نہیں بلکہ درندوں کی بھی آپ کے سامنے ہے۔ شیر، بھیڑیئے اور کتے کی بھی اپنے ظاہری پالنے والے سے محبت ہو جاتی ہے۔ اسے دیکھتے ہی اس کے پاؤں سے چمٹ کر اپنے مخصوص انداز میں عقیدت، تعلق اور محبت کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ محبت کا یہ فطری جذبہ انسان وغیر انسان تمام حیوانات میں موجود ہے، جس کا مشاہدہ ابتدائے آفرینش سے تمام انسانیت کر رہی ہے۔ اس فطری جذبہء محبت کے لئے کسی دلیل، ٹریننگ،

تربیت اور تعلیم و تعلم کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جب محبت فکر و عقل کے سانچوں میں ڈھل جائے:

جو محبت فطری و طبعی تقاضوں کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ عقل سے ثابت ہو کہ حکم کرنے والے کا حکم بظاہر اگر تکلیف اور مشقت کا باعث ہے مگر اس میں دائمی راحت و سکون ہے وہ محبت عقلی اور اس محبت کی راہ میں اگر کہیں طبعی محبت رکاوٹ اور مانع بن جائے تو ایک سمجھدار اور بالغ النظر شخص کو اس راہ میں فطری محبت کا ٹھکرانا کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہوتا۔ اور اس عقلی محبت کے ثمرات اور اجور سے آگاہ فرد کے لئے اس جذبہ محبت کے مقابلہ میں خونی رشتوں، مادی و دنیاوی تعلقات سے صرفِ نظر کرنے میں جو لذت محسوس ہوتی ہے اس کا احساس و ادراک صرف اس مقابلہ سے سرخرو اور کامیاب شخص ہی کو ہوتا ہے۔ کہ ظاہری ہارنے کے ضمن میں دنیا و آخرت کی کتنی بڑی نجات و فلاح ہے۔

محسن کی شکر گزاری:

دنیا میں کسی سے محبت کرنے کے اسباب میں سب سے اہم وجہ کسی کا احسان کرنا ہوتا ہے۔ انسان کی فطرت سلیم میں ہے کہ یہ اپنے ساتھ احسان کرنے والے سے محبت کر کے اس کا مشکور رہتا ہے۔ جو اپنے محسن کا ممنونِ احسان اور اس سے محبت نہ کرے اسے شریعت اور عرف عام دونوں میں ناشکرا اور کیا کیا ناموں سے یاد کیا جاتا ہے'

حضورؐ کا ارشاد ہے: من لم یشکر الناس لم یشکر الله (ترمذی)

ترجمہ: ''جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا''

صمیم قلب اور اخلاص سے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ محبت کا پیدا ہونا بھی لازمی ہے۔ ورنہ یہ انسان بھی اولئک کالانعام بل هم اضل (سورۃ اعراف) ترجمہ: یہ لوگ جانوروں (چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ حد درجہ گمراہ کا مصداق بن جائے گا۔ کہ چوپایہ' درندہ تو اپنے مالک کے احسان کے بدلے ممنونیت کا اظہار کر دیتا ہے اور انسان اس سے بھی کم درجہ ہو کر ناشکری کرنے لگ جاتا ہے۔

کارخانہ عالم نعمتوں سے بھرا دستر خوان ہے:

کائنات اور اس کی نعمتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا کارخانہ عالم' نعمتوں سے بھرپور دستر خوان اللہ جل شانہ نے انسان کے لئے بچھایا ہوا ہے۔

وما بکم من نعمة فمن الله (سورۃ نمل) ''اور جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہیں''

وان تعدو انعمت الله لاتحصوها (سورہ ابراہیم) ''اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو تمام کے تمام نہ گن سکو گے''

جیسے خود اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام و البحر یمده سبقه ابحر مانفدت کلمات الله الخ۔

ترجمہ: اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ (پارہ ۔۲۱، سورہ لقمن ۔آیت ۲۷)

بعض مفسرین کے مطابق کلمات اللہ سے مراد اللہ کی نعمتیں ہیں۔ان نعمتوں کے گننے میں اگر کوئی لگ جائے تو زندگیاں ختم ہو جائیں گی، گننے کے اسباب ناپید ہو جائیں گے مگر ان نعمتوں کو شمار کرنے کے احاطہ میں لانا پھر بھی ناممکن بلکہ محال ہے۔فانی دنیا کے فانی احسان کے صلہ میں محبت کو لازم تصور کیا جاتا ہے۔تو اس عظیم محسن حقیقی جبکہ دنیوی احسانات اور منافع کا سرچشمہ بھی وہی ذات اقدس ہے اس کے بے پناہ احسانات کے جواب میں اسے محبوب نہ ماننے سے بڑھ کر گناہ اور جرم اور کیا ہوگا۔

اللہ کی محبت تب حاصل ہوگی جب ہمارا دل دنیا اور اس کے علاوہ اور اشیاء کی محبتوں سے خالی ہو جائے۔اللہ کی محبت کے لئے ضروری ہے کہ دنیا و مافیہا کی آلائشوں اور ساز و سامان سے محبت کو دل سے باہر پھینک دیا جائے حضورﷺ نے دنیا مومن کے لئے جیل خانہ اور کافر کے لئے جنت قرار دی ہے۔تو کیا ایسا فاتر العقل انسان ہوگا جسے جیل کہا جائے اسے اپنی محبت وعقیدت کا مرکز بنا کر دل میں اس کے حاصل کرنے کی خواہش لے کر پھرتا رہے۔عرف عام میں ایسے فرد کو صرف مجنون ہی کے نام سے پکارا جاسکتا ہے۔محبت ہو تو ایسے محبوب سے ہو جس کو فنا اور زوال نہ ہو۔ جو باقی ہے وہ تو صرف اللہ ہی کا نام اور ذات ہے۔باقی تمام دنیاوی اشیاء جن کو قرآن نے متاع کا نام دے کر متاع الدنیا قلیل کے خوبصورت الفاظ پہنائے نیست و نابود ہونا ہے۔حسرت و افسوس ہو ہمارے عقول پر کہ ہم فانی کو باقی پر ترجیح دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: زین للناس حب الشھوات من النساء و البنین و القناطیر المقنطرة من الذھب و الفضة و الخیل المسومة و الانعام و الحرث ذالک متاع الحیوة الدنیا و اللہ عندہ حسن المأب۔ (ال عمران) ''پسندیدہ چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے مزین کردی گئی ہے (یعنی مرغوب ومحبوب چیزوں کی محبت نے لوگوں کو فریفتہ کیا ہے) جیسے عورتیں اور بیٹے اور جمع کئے ہوئے (مال ودولت) خزانے سونے اور چاندی کے، اور نشاندار گھوڑے اور مویشی اور کھیتی۔یہ دنیا کی زندگی میں فائدہ اٹھانے کا سامان ہے اور اچھا ٹھکانہ اللہ ہی کے پاس ہے''

یعنی مستقل نجات وفلاح ان اشیا کے حصول میں نہیں دنیا کی زندگی جو چند روزہ، عارضی اور فانی ہے اسی مختصر دورانیہ کے دوران تو ان سے فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔مستقل اور کامیاب زندگی آخرت کی ہے اور وہ صرف اللہ سے محبت، اس کی خوشنودی اور قرب سے حاصل ہوسکتی ہے۔ان مذکورہ اشیاء سے محبت دنیاوی زندگی گزرانے کے لئے لازمی ہے مگر یاد رہے کہ یہ تعلق صرف دنیا میں مختصر عرصہ گزرانے کی غرض تک ہو۔مطمع نظر اللہ کی اطاعت اور اس کے احکامات کی بجا آوری ہو۔ .... (جاری ہے)